شہادتِ حضرت عباسؑ ابن علی

اے دین کے وقار ہوں لاکھوں تمہیں سلام   سرور کے غم گسار ہوں لاکھوں تمہیں سلام
حیدرؑ کے یادگار ہوں لاکھوں تمہیں سلام   عباسؑ نامدار ہوں لاکھوں تمہیں سلام

مومن سلام کرتے ہیں آقا سلام لو
مولا سلام لو میرے مولا سلام لو

عباسؑ باوفا بڑی عظمت ہے آپ کی   نصرت حسین کی ہے جو خلقت ہے آپ کی
ہونا صرِ حسینؑ فضیلت ہے آپ کی   احسان مند جگ میں شریعت ہے آپ کی

پیدا ہوئے حسینؑ کی نصرت کے واسطے
اسلام اور دیں کی حفاظت کے واسطے

دنیا میں آئے شاہ کے غم خوار مرحبا   ارمانِ قلب حیدر کرار مرحبا
کہتا تھا مرتضیٰ کا یہ گھر بار مرحبا   جرار ابنِ حیدرؑ کرار مرحبا

ہاشم کا چاند بن کے جہاں میں جو آگئے
آنکھوں کا نور بن گئے اور جگمگا گئے

ننھے سے سن سے دلبر زہراؑ سے تھا یہ پیار   شبیرؑ تھے نہ پاس تو ہوتے تھے بیقرار
آتے نظر نہ شاہ تو روتے تھے زار زار   سینہ سے شہ لگاتے تو آجاتا تھا قرار

جب دیکھتے حسین کا چہرہ چہکتے تھے
پھیلا کے ننھے ہاتھوں کو شہ سے لپٹتے تھے

چلنے لگے تو پیچھے شہ پاک کے چلے سایہ کی طرح ساتھ ہی شبیرؑ کے رہے
قدموں کی خاک پیار سے بڑھکر اٹھاتے تھے آنکھوں سے کبھی لگائے تو بوسے کبھی دیئے
راہوں میں شاہِ پاک کی آنکھیں بچھاتے تھے
عشقِ حسینؑ امام میں آنسو بہاتے تھے

مسجد میں ایک دن تھے علیؑ شیر کبریا ممبر پہ خطبہ دیتے تھے سلطانِ دوسرا
پہلو میں تھے حسینؑ و حسنؑ جانِ فاطمہؑ محسوس پیاس کرنے لگے شاہِ کربلا
قنبر سے بولے پانی کا پیالہ تو لائیے
پیاسہ ہوں میں مجھے ذرا پانی پلائیے

قنبر گئے تو دوڑے پھر عباسؑ باوفا بولے میں اپنے آقا کو پانی پلاؤنگا
پانی سے جلد پیالہ وہ عباسؑ نے بھرا ننھے سے دونوں ہاتھوں میں پیالہ اٹھالیا
دل میں تھا رنج یہ کہ میرا آقا پیاسہ ہے
آتے تھے جلد کہہ کے میرا مولا پیاسہ ہے

یوں تیز گام آتے تھے عباسؑ خوش سیر پانی چھلک کے ہوا جسم سارا تر
عباسؑ پر پڑی جو ید اللہ کی نظر چہرہ تمام ہوگیا تر روئے اسقدر
پوچھا کسی نے وجہ تو روئے پکار کے
اصحاب مضطرب تھے شہ نامدار کے

بولے کہ آج پانی سے تر ہے یہ میرا لال کل کربلا میں ہوگا جو عباسؑ خوشخصال
مجروح ہوگا تیغوں سے یہ میرا نونہال اس طرح خوں بہے گا کہ تن ہوگا لال لال
جس طرح آج پانی سے تر لال آئے گا
کل کربلا میں خون میں اپنے نہائے گا

القصہ کربلا میں تھا یہ درد کا سماں پرچم اڑاتے جب گئے عباسؑ نوجواں
پانی سے مشک بھر کے وہ سقہ ہوا رواں تن پر لگائے ظالموں نے تیغ اور سناں
کھاتے تھے زخم خون میں اپنے نہاتے تھے
خوں میں نہا کے مشکِ سکینہؑ بچاتے تھے

شانہ پہ ہائے چل گیا تیغ ستم کا وار شانہ سے ہاتھ قطع ہوا دل ہوا فگار
پھر لے لی مشک دوسرے شانہ پہ ایکبار اس شانہ پر بھی چل گئی شمشیر بدشعار
بے دست ہو کے خوں میں نہاتے چلے گئے
مشکیزۂ سکینہ بچاتے چلے گئے

پھر ایک گرز سر پہ لگا وامصیبتا خوں زخم سر سے بہنے لگا وامصیبتا
مشکیزہ پر بھی تیر چلا وامصیبتا پھر تیر اک جگر پہ لگا وامصیبتا
پانی بہا تو قلب بھی تھرا کے رہ گیا
سینہ سے سر سے زخموں سے بھی خون بہہ گیا

www.ejaf...com

بے دست پھر زمیں پہ گرا وامصیبتا   ہاتھوں کا نہ سہارا ملا وامصیبتا
زخموں کے بل زمیں پہ گرا وامصیبتا   بے دست نے یہ درد سہا وامصیبتا
جلتی زمیں پہ درد سے ہے ہے تڑپ گئے
بہتا تھا خون خاک پہ پیاسے تڑپ گئے

آواز دی کہ لیجئے آقا میرا سلام   آواز سُن کے بھائی کی رونے لگے امام
اکبرؑ جو ہاتھ تھامے تو بولے شہِ انام   بیٹا جگر پہ چلتی ہے اب درد کی حُسام
دستِ بریدہ خاک سے شہ نے اُٹھا لئے
سینہ سے اپنے ہاتھ جری کے لگا لئے

آئے حسینؑ لاشِ اخی سے لپٹ گئے   بولے کہ ہائے ہائے تیرے ہاتھ کٹ گئے
اعضاء تمھارے خوں میں سب ہائے اٹ گئے   بھیا ہمارے چین کے نقشے اُلٹ گئے
بازو کٹا کے نہر پہ عباسؑ سوتے ہو
خوں میں نہا کے دشت کے الیاس سوتے ہو

عباسؑ نے تڑپ کے کہا شاہِ نامدار   میں بھی نثار اور میرے بازو بھی نثار
پانی نہ لا سکا ہوں سکینہؑ سے شرمسار   اور سوچ کر یہ روتا ہوں صدمہ سے زار زار
سر ہر شہید کا رہا مولا کی گود میں
ہوے گا' سر حضور کا اب کس کی گود میں

بولے حسینؑ ہوگا یہ سر ماں کی گود میں
بے جان ہوگا نورِ نظر ماں کی گود میں

بھیا کٹے گا میرا یہ سر ماں کی گود میں
گردن یہ ہوگی خون میں تر ماں کی گود میں

سر میرا اپنی گود میں جب لینگی اماں جاں
قربان مجھکو دین پہ کردیں گی اماں جاں

عباس یہ سنے تو زمیں پر تڑپ گئے
سینہ میں درد اُٹھا برادر تڑپ گئے

رو رو کے ہائے شہ کے غضنفر تڑپ گئے
عباسؑ ابنِ حیدرؑ صفدر تڑپ گئے

بولے کہ شاہزادی یہ خادم تیرے نثار
دل پر عظیم ہوگا تجھے غم تیرے نثار

www.emarsiya.com